قرآن اور رمضان

تحریر: محمد داؤد سلیم

قرآن اور رمضان کا آپس میں گہرا تعلق ہے' گویا کہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ جس طرح جسم اور روح ہیں۔ اس مضمون میں قرآن اور رمضان کا تعلق اور ان دونوں کے یکساں اوامرونواہی کا ذکر کیا جائے گا۔

فرمانِ الٰہی ہے ﴿انا انزلنہ فی لیلة القدر﴾ (سورۃ القدر:۱) ''ہم نے اس کو عزت والی رات میں نازل کیا'' اور دوسرے مقام پر فرمایا ﴿انا انزلنہ فی لیلة مبارکة﴾ (الدخان:۳) ''ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا'' اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے مہینے میں ہے جیسے فرمایا ﴿شہر رمضان الذی انزل فی القرآن﴾ (سورۃ بقرہ ۱۷۸)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔''

حدیث مبارکہ میں بھی آتا ہے کہ لیلة القدر جس میں قرآن نازل ہوا وہ رمضان المبارک میں ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان﴾ (بخاری)

''شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

اور دوسری حدیث میں ہے:

﴿عن ابن عمر ؓ قال سئل رسول اللہ ﷺ عن لیلة القدر ھی فی کل رمضان﴾ (ابوداؤد)

''حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا' وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔''

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن لیلة القدر میں نازل ہوا اور لیلة القدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس بات سے قرآن اور رمضان کے تعلق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں کا آپس میں کتنا گہرا ربط ہے۔

ان دونوں کے تعلق کو بیان کرنے کے بعد اب ایسے اوامرونواہی کا ذکر کیا جائے گا جو دونوں میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایمانداری

قرآن مجید میں آتا ہے:

﴿یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (سورۃ بقرہ ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں' جس طرح تم سے اگلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے' تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم ایمان والوں کو دیا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں یہاں بھی ﴿یایھا الذین امنوا﴾ کے الفاظ آئے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو کسی نہ کسی کام کا حکم دیا ہے۔ مثلاً:

﴿یایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون﴾ (سورۃ الجمعة:۹)

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آ جایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے' اگر تم جانتے ہو۔''

اور حدیث میں آتا ہے:

﴿من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه﴾ (بخاری)

''جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت سے روزے رکھے' اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

مذکورہ آیت وحدیث سے ثابت ہوا کہ روزوں کا حکم اور اس کے رکھنے کا فائدہ صرف ایمانداروں کو ہوگا۔

اور قرآن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء وهدی ورحمة لقوم یؤمنون﴾ (سورۃ یوسف ۱۱۱)

''جو لوگ عقل والے ہیں' ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے' قرآن کوئی بنائی ہوئی (بناوٹی) چیز نہیں ہے' بلکہ قرآن اگلی کتابوں کو سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔''

۲۔ تقویٰ

یہ بھی ایک ایسی خوبی ہے کہ جو قرآن اور رمضان سے مساوی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ قرآن کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:

﴿الم٥ ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین﴾ (سورۃ بقرہ ۲'۱)

''اس کتاب میں کوئی شک نہیں' جس میں متقی لوگوں کیلئے ہدایت ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ولقد انزلنآ الیکم ایات مبینات و مثلا من الذین خلوا من قبلکم وموعظة للمتقین﴾ (سورۃ النور:۳۴)

''(مسلمانو!) ہم تو تم کو کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت (کی باتیں) بھیج چکے ہیں۔''

روزے کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (بقرہ ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے۔ شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ''

۳۔ قیام

یوں تو قرآن میں قیام کی بے حد تاکید آئی ہے' جو کہ نماز کے بارے میں ہے اور حقیقت میں قرآن کی قرأت نماز میں قیام کی حالت میں ہی ہوتی ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں قرآن کی تلاوت کو بغیر نماز کے افضل قرار دیا ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿قرآءة القرآن فی الصلوة افضل من قرآءة القرآن فی غیر الصلوة﴾ (مشکوٰۃ)

''نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا بہتر ہے بہ نسبت غیر نماز کے پڑھنے سے۔''

اور رمضان کے قیام کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه﴾ (بخاری)

''جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان اور اخلاص کے ساتھ کیا' اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

دوسری حدیث میں ہے

﴿عن ابی ہریرة ﷺ قال قال رسول الله ﷺ ان الله فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه﴾ (النسائی)

''حضرت ابو ہریرہ رضی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام (رات کے نوافل) سنت قرار دیا ہے' پس جو کوئی بھی بحالت ایمان اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھے گا اور قیام کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے اپنی ماں کے جننے کی طرح پاک ہو جائے گا۔''

۴۔ ثواب

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے ایک حرف کے عوض دس نیکیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر ایک روایت میں آتا ہے کہ قرآن کریم پڑھنے والے کیلئے بڑے بڑے درجات ہیں۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿یقال لصاحب القرآن اقرء وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اخر ایة تقرأھا﴾ (ترمذی شریف)

''قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ تم قرآن پڑھتے جاؤ اور اونچے اونچے درجات پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہوگا' جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گا۔''

جیسے صاحب قرآن کیلئے بڑے درجات ہیں' ایسے ہی روزے دار کو ثواب بھی لامتناہی عطا ہوگا۔

﴿ان النبی ا قال یقول الله تعالی کل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف الا الصیام فانه لی وانا اجزی به انه ترک شھوته وطعامه و شرابه من اجلی﴾ (بخاری)

''بیشک نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' ابن آدم کے ہر نیک کام پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے' سوائے روزہ کے وہ تو میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں عطا کروں گا۔ (ابن آدم) نے اپنی شہوت کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑ دیا ہے۔

۵۔ ہر جائز خواہش کی تکمیل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿یقول الرب تبارک وتعالی من شغله القرآن عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السآئلین﴾ (ترمذی)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے سے جس کو باز رکھا' مجھ سے سوال کرنے سے یعنی قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہا' جس کی وجہ سے وہ مجھ سے سوال نہ کر سکا' تو اس کو اس سے بہتر دوں گا' جو مانگنے والے کو دیتا ہوں۔''

انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی ہر جائز خواہش کی درخواست کرتا ہے تو بسا اوقات وہ دعا قبول ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر قرآن کے قاری نے جس خواہش کا اظہار کرنا تھا' مگر وہ کر نہ سکا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اور اعلیٰ چیز اسے عطا فرماتے ہیں۔

اسی طرح روزے کے متعلق سمجھ لیں کہ انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں عزت کی زندگی گزار کر عذاب قبر اور جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہو سکے تو روزے دار کے بارے میں اسی چیز کا ذکر خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿من صام یوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جھنم﴾ (بیہقی)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے دور رکھے گا۔''

دوسری حدیث میں ہے:

﴿من صام یوما ابتغآء وجه الله ختم له به دخل الجنة﴾ (مسند احمد)

''جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے گا اور وہ اس پر مر جائے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اسی طرح رمضان کی آمد پر حضور اکرم ﷺ جو خطبہ

فرماتے تھے' اس میں آتا ہے:

﴿وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنة﴾ (بیہقی)

''یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔''

۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

قرآن کریم نے مختلف مقامات پر نیکی کا حکم اور برائی روکنے کی تاکید فرمائی ہے' جیسے ارشاد ربانی ہے:

﴿ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون﴾ (آل عمران:۱۰۴)

''تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله﴾ (آل عمران:۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو' جو لوگوں کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

اسی طرح رمضان کی آمد پر انسان کیلئے نیکی کرنے کے مواقع اور بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ غیبی طور پر انسان کو نیکی کی دعوت اور برائی سے اجتناب کا حکم بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لما كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادى مناديا باغى الخير اقبل ويا باغى الشر اقصر﴾ (مستدرک حاکم)

''جب رمضان المبارک کی اول رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلتا نہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور اللہ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے اے بھلائی کے تلاش کرنے والے آگے بڑھ (یعنی اب وقت ہے کچھ کرنا ہے کر ے) اور اے گناہ کرنے والے اب پیچھے ہٹ جا (یعنی اس خیر و برکت کے وقت کی شرم کر) گناہوں سے باز آ جا۔''

۷۔ سفارشی

قیامت کے دن جب انسان بے بسی' بے چارگی کے عالم میں ہوگا تو جس طرح قرآن اس کا سفارشی بن کر اسے خدا کے عذاب سے بچائے گا' اسی طرح روزہ بھی اس کا سفارشی بنے گا۔ جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الصيام والقرآن للعبد يوم القيامة يقول الصيام اى منعته الطعام و فشفعنى فيه ويقول القرآن منعته النوم بالليل فشفعنى قال فيشفعان﴾ (مسند احمد)

''روزہ اور قرآن مجید دونوں بندہ کیلئے قیامت کے دن سفارش کریں گے' روزہ کہے گا الٰہی روزہ دار کو میں نے کھانے پینے اور خواہش سے روکا تھا۔ تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا پروردگار میں نے اس کو رات میں نیند سے روک دیا تھا۔ (یہ رات کو کلام الٰہی پڑھتا رہتا تھا) تو اس کو بخش دے۔ ان دونوں کی سفارش منظور ہوگی۔''

اب ایسے احکامات جن سے قرآن مجید نے بچنے کا حکم دیا ہے اور روزے کی حالت میں تو خصوصیت سے ان سے بچنے کی تاکید آتی ہے' ورنہ روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوگا۔

ا۔ جھوٹ

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿فاجتنبوا قول الزور﴾ ''جھوٹی بات سے بچو۔''

اور جھوٹے کے متعلق فرمایا:

﴿ان الله لا يهدى من هو كاذب كفار﴾ (زمر:۱)

''بیشک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے' احسان نہیں مانتا۔''

رمضان کے متعلق جھوٹ کی ممانعت میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

﴿من لم يدع قول الزور والعمل به والجهل فليس لله حاجة فى ان يدع طعامه وشرابه﴾ (بخاری)

''جس کسی نے جھوٹی بات' اس پر عمل اور جہالت و نادانی ترک نہ کی' اس کے کھانے پینے ترک کرنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔''

۲۔ فحش گوئی

شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کو گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے اور فحش کلامی سے اجتناب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوصاف میں بیان فرمایا ہے:

﴿وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما﴾ (الفرقان:۶۳)

''رحمان کے سچے بندے وہ ہیں' جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں' تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه﴾ (......)

''مومنین لوگ بیہودی باتیں سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔''

یہی منشا رمضان اور روزے کا ہے کہ انسان فحش گوئی سے پرہیز کرے' چنانچہ ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

﴿الصيام جنة فاذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يسخب فان امرؤ سابه احد او قاتله فليقل انى امرؤ صائم﴾ (بخاری)

"روزے ڈھال ہیں' جب تم میں کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش گوئی اور شور نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو (جواب کی بجائے) کہے کہ میں روزے سے ہوں۔"

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ليس الصيام عن الطعام والشراب وانما الصيام عن اللغو والرفث﴾

"کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں' روزہ تو بیہودہ اور لغو کام سے رکنے کا نام ہے۔"

۳۔ غیبت

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا فكرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحيم﴾ (سورۃ حجرات:۱۲)

"اے ایمان والو! بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک گناہ میں داخل ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے اس کو برا نہ کہے' بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم اس کو ناپسند کرو۔ اللہ سے ڈرو' بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

غیبت ایک برا فعل ہے۔ جس کی قرآن میں ممانعت آتی ہے اور رمضان میں تو بالا والی برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۴۔ نگاہ کی حفاظت

قرآن کریم میں مومن مردوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم ان الله خبير بما يصنعون﴾ (النور:۳۰)

"اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں' خدا ان سے باخبر ہے۔"

اور مومن عورتوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن﴾ (سورۃ النور:۳۱)

"اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔"

﴿قال جابر بن عبدالله الانصارى ﷺ اذا صمت فليصم سمعك وبصرك ولسانك عن الكذب والمحارم ودع اذى الجار وليكن عليك وقار وسكينة ولا تجعل يوم صومك ويوم فطرك سواء﴾

جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ تیرا کان' تیری آنکھ' تیری زبان جھوٹ اور حرام کردہ امور سے روزہ رکھے اور تو پڑوس کو ایذا رسانی سے رک جائے۔ تجھ پر وقار وسکون ہونا چاہئے۔ روزہ والا اور بغیر روزہ کا دن برابر نہیں ہونا چاہئے۔"

اسی طرح وہ تمام امور جن سے قرآن مجید سے بچنے کا حکم دیا ہے' روزہ بھی ان سے اجتناب کی تاکید کرتا ہے۔ بصورت دیگر روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یوں قرآن اور رمضان کا ایک گہرا تعلق ہے' یا یوں سمجھ لیجئے کہ فرضیت رمضان مقصد قرآن میں مضمر ہے۔

بقیہ: مساجد اور اہل مساجد

جنگوں کا نام استعمال ہو رہا ہے اور وہ تو ہمارے ان مراکز علم اور اہالیان علم سے اتنے خوفزدہ نظر آتے ہیں' کہ شاید ہمارے ایٹم بم سے اتنے خوفزدہ نظر نہیں آتے۔

مجموعی طور پر محترم جعفری صاحب کی تحریر سے پیدا ہونے والی فضاء میں مساجد اور سرمایہ افتخار صاحبان علم کا تقدس پامال ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے عبادت خانوں کی حرمت وتقدس کی آبیاری کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کلیسا وگرجا کی طرح اللہ کے گھر کسی سازش کا شکار ہو جائیں۔ مساجد سے تعلق و جاہت کی فضاء برقرار رکھنے کیلئے رحمۃ اللعالمین کے چند ایک فرامین ملاحظہ ہوں

☆ جو آدمی صبح وشام اللہ کے ان گھروں (مساجد) کی طرف آتا جاتا نظر آئے تو اس آدمی کے ایماندار ہونے پر گواہ ہو جاؤ۔

☆ جس آدمی کا دل مسجد کے ساتھ جڑ گیا' قیامت کے دن وہ خوش نصیب اللہ کریم کے عرش کے سایہ میں جگہ پائے گا۔

☆ مسجد کی طرف اٹھنے والے آثار اقدام کو بھی صفحات حسنات میں محفوظ کرلیا جاتا ہے۔

☆ ہر وہ آدمی جو کثرت سے مسجد کی طرف سفر کرتا ہے اور پھر اللہ کے گھروں میں اپنے رب کی عبادت کیلئے ٹھہرتا ہے' اس کی زندگی اور موت سب سے بہتر ہوتی ہے۔

☆ مسجد کی طرف جانے والا اگر راستہ میں وفات پا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی ضمانت دیتے ہیں۔

مزید برآں تعجب کی بات یہ ہے کہ محترم تجزیہ نگار ۹/۱۱ اور ۷/۷ کی یاد میں مساجد اور نظام مساجد میں تبدیلیوں کے شائق نظر آئے۔ اللہ نہ کرے کہ وہ وقت آئے کہ یہودیوں' عیسائیوں کی طرح مساجد بھی سر بازار بکنے لگیں اور دل ونگاہ سے اس کی قدر محو ہونے لگے۔

اس کالم کی چند سطور کا مطالعہ کر لینے کے بعد اب میں واقعتاً اس ورطہ حیرت میں ہوں کہ جعفری صاحب نے جو تحقیقی مقالہ ۱۹۶۸ء میں بعنوان "اسلام میں نظام مساجد" لکھا تھا' اس میں کیا کچھ لکھا ہوگا؟ تدبیر وتفکر